اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

ٹیلیفون نمبر ۱۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ

یوم پنجشنبہ

جلد ۲۸ | ۱۷ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش | ۱۴ رمضان ۱۳۵۹ ھ | ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۳۶

151

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ——— بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

اس سال تحریک جدید کے وعدوں اور پھر ایفاء میں کسی قدر سستی نظر آنے کی وجہ سے مَیں نے جماعت کو خاص طور پر اس کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مخلصین نے توجہ کی۔ معذور اور کمزور توجہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ باوجود بعض مخلصوں کی قابلِ قدر قربانیوں کے اس سال کی وصولی گذشتہ سال سے بہت کم ہے۔ اور اس وقت تک کل ساٹھ فیصدی چندہ وصول ہوا ہے۔

خصوصاً ستمبر کے شروع سے تو وصولی میں بہت ہی کمی آگئی ہے۔ شائد دوستوں نے سمجھ لیا۔ کہ جو فہرست میرے سامنے پیش ہونی تھی۔ ہو چکی۔ اب ان کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ غالباً وہ بھول گئے۔ کہ ایک میرا بھی سردار ہے۔ اور اس کے سامنے ہر لحظہ مخلصین کی فہرست پیش ہوتی رہتی ہے۔ اگر وہ اس کی عظمت کو پوری طرح سمجھتے۔ تو اس طرح ہمت ہار کر نہ بیٹھ جاتے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ:۔

۱۔ جسے کسی سال میں اتفاقاً پہلا نمبر نہ ملے۔ اس کا دوسرے نمبر کے حصول کی کوشش نہ کرنا اپنے نفس سے دشمنی ہے۔ اگر کسی کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری حاصل نہیں ہوتی۔ تو وہ تحصیلداری کی کوشش کرتا ہے۔ تمام دنیاوی کاموں میں یہ جدوجہد جاری ہے۔ پھر دین میں دوسرے درجہ کے حصول سے بے پروائی کہاں کی عقلمندی ہے۔

۲۔ اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالےٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں۔

۳۔ اگر آپ سستی سے وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ تو اب اُسے پورا کر کے توبہ اور استغفار کے ذریعہ سے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اب بھی سستی جاری رہی۔ تو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے۔

۴۔ آپ ایک برگزیدہ الٰہی کی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

۵۔ اگر آپ وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ تو خاص طور پر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے دوسرے بھائیوں کو بھی وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۶۔ اگر آپ تحریک کے عہدہ دار ہیں۔ تو آج ہی سے دوسرے مخلصین کی امداد سے بقایوں کی وصولی پر لگ جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرت آپ کے اور آپ کے خاندان کے شاملِ حال ہو۔

۷۔ کوشش کریں۔ کہ آپ کا اور آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اکتوبر میں پورا ہو جائے۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق دے۔ کہ آپ سلسلۂ احمدیہ کے مخلص خادم ہوں۔ اور کمزور اور غافل نہ ہوں۔

خاکسار:۔ میرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ر اخاء ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو گزشتہ شب کے دو بجے سے اس وقت تک سے کی شکائت ہے۔ نیز بخار اور سر درد بھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

سیدہ ام طاہر احمد صاحب حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج نسبتاً آرام ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

مولوی محمد یار صاحب عارف مبلغ جو حیدر آباد بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے تھے۔ واپس آگئے ہیں ؛

افسوس سماۃ حسین بی بی صاحبہ زوجہ میاں محمد عبد اللہ صاحب جنڈوساہی آج صبح بعمر ۷۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں ؛

لنڈن پر ہوائی حملہ کے دوران میں ایک احمدی زخمی ہوا

لنڈن ۱۴ر اکتوبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ ہوائی حملے جاری ہیں۔ مسٹر بدر الدین بانڈ زخمی ہو گئے۔ میاں محمد لطیف صاحب (ابن میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی لاہور جو ہوائی ٹریننگ کے لئے سرکاری طور پر گئے ہیں) بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ دعاؤں کی ضرورت ہے ؛

(الفضل) احباب رمضان کے مبارک ایام میں اپنے انگلستان کے بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ اور ان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

دعوےٰ استقراریہ کی اپیل کی سماعت ہائی کورٹ میں فیصلہ مسٹر کھوسلہ کی بناء دعوےٰ دیوانی کی اپیل بر بحث کی سماعت کے لئے آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس صاحب نے ۲۱ر اکتوبر کی تاریخ معین کر دی ہے امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز ۲۱ر اکتوبر کو اپیل مذکور پر بحث ہو گی۔ آجکل چونکہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے۔ اس لئے دوستوں سے التجا ہے۔ کہ مقدمہ ہذا کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا کی جائے۔

درخواست ہائے دعا (۱) چودہری محمد اسلم صاحب وارنٹ آفیسر جنگ میں شمولیت کے لئے مصر روانہ ہو گئے ہیں (۲) حافظ مسعود احمد صاحب ابن بھائی محمود احمد صاحب قادیان میڈیکل سکول امرتسر میں سیکنڈ ایر کا امتحان دے رہے ہیں۔ (۳) مرزا محمد علی بیگ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ مانسہ کی لڑکی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۴) امۃ السلام بنت ڈاکٹر کریم الدین صاحب میانہ گوندل ضلع گجرات اڑھائی ماہ سے بیمار ہے (۵) ملک بشیر احمد صاحب چکوالی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۶) ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور سلطان احمد صاحب ابن حاجی محمد دین صاحب ساکن تہال ضلع گجرات عدن میں ہیں جہاں ہوائی حملے ہوتے رہتے ہیں۔ سب کی خیر و عافیت اور صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

روزہ کی جزا

عن ام ھانی قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مؤمن جاع یوماً فاجتنب المحارم ولم یأکل مال المسلمین باطلاً الا اطعمہ اللہ من ثمار الجنۃ (مسند امام ابی حنیفہؒ)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روائت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن بندہ دن بھر روزہ رکھتا ہے۔ محرمات سے بچتا ہے۔ اور مسلمانوں کا ناحق مال نہیں کھاتا۔ اللہ تعالےٰ اس کے عوض اسے جنت کے پھل کھلائے گا ؛

رمضان المبارک میں صدقۃ الفطر کی ادائیگی

اور

احباب و عہدہ داران جماعت کا فرض

رمضان المبارک کی برکات احباب پر مخفی نہیں۔ اس مبارک مہینہ میں اگر انسان کوشش کرے۔ تو اللہ تعالےٰ کی خاص خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔ روزہ کی حکمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ روزہ دار غریب اور مساکین لوگوں کی تکالیف کا اندازہ کر سکے جو روزی کے میسر نہ آنے کی وجہ سے فاقہ کشی کی صعوبتیں برداشت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ چونکہ روزہ دار ایک ماہ کے کامل تجربہ سے بھوک وغیرہ کی تکالیف کا پوری طرح سے احساس کر چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غرباء و مساکین کی امداد و ہمدردی کی خاص طور پر تاکید فرمائی ہے۔ اور اس کے عملی ثبوت کے لئے صدقۃ الفطر کا ادا کرنا فرض قرار دیا۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے صدقہ ادا کرنا لازمی ہے۔ چونکہ صدقۃ الفطر غرباء اور مساکین کی احتیاجوں کے پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے مقامی جماعت میں اگر حقیقی غریب اور مساکین ہوں۔ تو صدقۃ الفطر کی فراہم شدہ رقم میں سے ان کی مدد کرنی چاہیئے۔ اور کچھ حصہ مرکز میں بھیجدینا چاہیئے۔ اگر جماعت مقامی میں ایسے دوست کوئی نہ ہوں۔ تو اس رقم کو مرکز میں غریب اور غیر مستطیع اصحاب و طلباء کے لئے بھیجدی جائے۔ جو مختلف جگہوں سے بسلسلہ تعلیم وغیرہ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اور جن کے اخراجات کی ذمہ داری سلسلہ پر ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ یہ رقم کسی غیر مستحق شخص کو اپنے طور پر دیکر کسی حقیقی مستحق کی حق تلفی کی جائے۔ اسی طرح صدقۃ الفطر کی رقم کو کسی اور جگہ بھی صرف نہیں کرنا چاہیئے۔ مثلاً تعمیر مساجد وغیرہ یہ صدقہ محض غرباء و مساکین کے لئے ہے۔

اسی طرح احباب و عہدہ داران کو اس امر کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ صدقہ عید سے قبل وصول کر لیا جائے۔ اور اگر عید سے کئی روز قبل جمع کر لیا جائے۔ تو اس کو سہولت کے ساتھ مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ لوگ بھی عید کی خوشی کا سامان مہیا کر سکتے ہیں۔

فطرانہ کی مقدار ہر ایک فرد کے لئے ایک صاع مقرر ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ایک پیمانہ ہے۔ جس میں تین سیر غلہ آتا ہے۔ گو نصف صاع بھی دینا جائز بتایا جاتا ہے۔ لیکن مستحب پورا صاع ہے۔ صدقۃ الفطر میں جنس کی بجائے قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ آج کل گندم کے نرخ کے بموجب ایک صاع گندم کی قیمت مو ازی ۴ر بنتی ہے سو اس کے مطابق فراہمی کی جائے۔ یہ قیمت ۱۳ سیر فی روپیہ کے حساب سے لگائی گئی ہے اگر کسی جگہ گندم کا نرخ اس سے کم و بیش ہو۔ تو وہاں اس کی قیمت وہاں کے نرخ کے بموجب ہو گی ؛ ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

152

مظلوم کون ہے؟

میاں محمد صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ کا نبی اور رسول یقین کرنے کو ظلم قرار دیتے ہوئے اپنے مضمون میں "تریاق القلوب" کا یہ حوالہ پیش کیا ہے۔ کہ

"میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا"

اسی طرح حقیقۃ الوحی کے ص۱۷۸ کی یہ عبارت پیش کی ہے۔ کہ:-

"ڈاکٹر عبدالحکیم خان میرے پر الزام لگاتا ہے . . . . . . کہ جو شخص میرے پر ایمان نہیں لائے گا۔ . . . . . . وُہ کافر ہو جائے گا۔ اور دوزخ میں پڑے گا"

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ تریاق القلوب کی عبارت کا جواب خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے حقیقۃ الوحی کے ص۱۶۳ پر یہ موجود ہے۔ کہ

"ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وُہ مسلمان نہیں ہے"

پھر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:-

"بڑے کافر دو ہی ہیں۔ ایک خدا پر افترا کرنے والا۔ دوسرا خدا کے کلام کی تکذیب کرنے والا۔ پس جبکہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افترا کیا ہے۔ اس صورت میں نہ میں صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا۔ اور اگر میں مفتری نہیں تو بلا شبہ وُہ کفر اس پر پڑے گا"

اب اس عبارت کو دیکھ لیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ میرا مکذب اور مجھے نہ ماننے والا ایک سا ہی ہے۔ اور یہ کہ وُہ کافر ہی نہیں۔ بلکہ بڑا کافر ہے۔ اور حقیقۃ الوحی کے ص۱۷۹ پر فرماتے ہیں:-

"کفر دو قسم پر ہے۔ (اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وُہ مسیح موعود کو نہیں مانتا . . . . اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں" اور ڈاکٹر عبدالحکیم کا ذکر جن الفاظ میں آیا ہے۔ ان کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دے چکے ہیں۔ کہ

"یاد رہے۔ کہ اس نے محض چالاکی سے جیسا کہ اس کی عادت ہے۔ یہ افترا میرے پر کیا ہے۔ یہ تو ایسا امر ہے۔ کہ بداہت کوئی عقل اس کو قبول نہیں کر سکتی۔ جو شخص بکلی نام سے بے خبر ہے اس پر مواخذہ کیونکر ہو سکتا ہے"

اس عبارت میں کفر کا رد نہیں کیا البتہ بے خبر ہونے کی حالت میں مواخذہ ہونے کی نفی فرمائی ہے۔ اور کفر کی نسبت فرمایا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی ص۱۶۵

"جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص درحقیقت کافر ہے۔ وُہ اس کے کفر کی نفی کرتا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ جس قدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے۔ وُہ سب کے سب ایسے ہیں۔ کہ ان تمام لوگوں کو وُہ مومن جانتے ہیں۔ جنہوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے۔ پس میں اب بھی اہلِ قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ لیکن جن میں خود انہیں کے ہاتھ سے ان کی وجہ کفر کی پیدا ہو گئی ہے۔ ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں"

مواخذہ کی نسبت پھر فرماتے ہیں۔

دیکھو حقیقۃ الوحی ص۱۷۹۔

"خدا کے نزدیک جس پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔ اور خدا کے نزدیک جو منکر ٹھہر چکا ہے۔ وُہ مواخذہ کے لائق ہو گا۔ ہاں چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے۔ اس لیے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وُہ مواخذہ سے بری ہو گا۔ اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں"

جناب میاں صاحب مکرم آپ غیر مبایعین کی طرح لا تقربوا الصلوٰۃ والی مثال پر حوالوں کو پیش نہ کیا کریں۔ اور جو حملے آپ لوگ سید سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کرتے ہیں۔ وُہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام کی آڑ میں نہ کیا کریں۔ کوئی ایسا حملہ بھی آپ نے کیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہ پڑتا ہو۔ اب آپ نے جو حوالہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کتاب آئینہ صداقت سے پیش کیا ہے کیا وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ہی ماخوذ نہیں۔ شک ہو۔ تو ذیل کا حوالہ حقیقۃ الوحی کے ص۱۸۰ کو پڑھ لیں:-

"جن پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وُہ مکذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے جس کی بنا ظاہر پر ہے۔ اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے۔ اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا قابلِ مواخذہ نہیں ہو گا"

اس بنا پر اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آئینہ صداقت میں لکھ دیا:- "کہ جنہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہ سُنا ہو۔ وُہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں" تو کیا یہی بات مسیح موعود کے کلام سے ظاہر نہیں ہوتی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح پر کیا الزام؟

مظلوم کون ہے

پھر آپ نے لکھا ہے۔ کہ ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

شعر تو کسی کا درست ہے۔ لیکن آپ نے جو اس سے اپنی مظلومیت کا اظہار کیا ہے۔ وُہ درست نہیں۔ بلکہ یہ شعر اپنے مفاد معنوی اور مناسبت محل کے لحاظ سے ہمارے حق میں ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ گمراہی اور بدعات و محدثات کے زمانہ میں جو شخص سنت نبوی کا احیاء کرتا ہے اسے سو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جو شخص بجائے احیاء سنت کے سنت کو مٹاتا ہے۔ ضرور ہے کہ اس کے ذمہ سو قاتلوں کے قتل کا گناہ بھی ہو پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دُنیا میں تفرقہ مٹانے کے لئے آئے۔ اور انبیاء کی سنت جو جماعت پیدا کرنے اور لوگوں میں وحدت قائم کرنے کے لئے پائی جاتی ہے۔ اس کا احیاء فرمایا۔ اور مختلف متضاد عناصر کو جمع کر کے جماعت کی صورت قائم کی مگر امیر صاحب لاہوری نے اس پاک جماعت میں تفرقہ پیدا کیا۔ اور اس خطرناک وعید سے بھی وُہ نہ ڈرے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تفرقہ اندازوں کے حق میں انذاری طور پر فرمایا۔ کہ من شذ شذ فی النار۔ اور پھر یہ بھی فرمایا۔ کہ من فارق الجماعۃ فکانما خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ

پس غیر مبایعین کا جماعت سے پھوٹ کے ذریعہ علیحدگی اختیار کرنا کوئی معمولی جرم نہیں۔ اور مزید برآں ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح تعلیم پر قائم ہیں۔ جن کے لئے اہل بیعت کی معیت بہشتی مقبرہ کی بشارت اور باوجود اپنوں اور بیگانوں کے بار بار کے حملوں سے ہمیں مٹانے کے لئے کوشش کرنے کے مقابل خدا کی بار بار کی نصرتوں سے ہماری جماعت کا بڑھتے جانا یہ وہ بات ہے۔ جو ہمارے حق پر ہونے کا کھلا نشان ہے۔

پس ہمارے اخباروں الفضل وغیرہ میں "پیغام صلح" کے الزامات کاذبہ اور اتہامات کا جواب ہوتا ہے۔ نہ اقدامی طور پر کوئی بات۔ اقدامی حملے پیغام کی طرف سے ہوتے ہیں۔ بھلا آپ ہی بتائیں۔ کہ آپ کا مضمون جو مقام غور کی سُرخی سے شائع ہوا۔ یہ آپ کی طرف البادی اظلم کے معنوں میں اقدامی صورت میں تھا۔ یا جوابی طور پر۔ کیا آپ پر کسی نے حملہ کیا۔ یا اعتراض کیا۔ یا کسی نے آپ کو مخاطب کیا تھا۔ کہ آپ نے اپنے مرشد کے لخت جگر پر جس کی تعظیم بھی آپ اپنے لئے واجب التسلیم کرتے ہیں۔ تیر برسانے شروع کر دیئے۔ اور عدالت میں حلفی شہادت میں جھوٹ بولنے والا قرار دیا۔ کیا واجب التعظیم ہستیوں کی آپ جیسے شریف الفطرت اسی طرح عزت کیا کرتے ہیں آپ نے ناحق اور بے وجہ ایک معصوم ہستی کو جسے خدا کا پیارا اور پاک مسیح خدا کی وحی کی بناء پر مریم بتول کی طرح پاک قرار دیتا ہے نشانۂ اعتراضات بنایا:- خاکسار ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم میں جنگ کے ساتھ پرندوں کا ذکر

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار کیا۔ کہ آیت ولقد کذب الذین من قبلھم فکیف کان نکیر سے آگے یہ آیت ہے۔ کہ اولم یروا الی الطیر فوقھم صٰفّٰت ویقبضن ما یمسکھن الا الرحمٰن انہ بکل شیء بصیر۔ ان دونوں کا باہم ربط کیا ہے۔ پہلی میں عذاب کا ذکر ہے۔ اور اس سے آگے پرندوں کے اڑتے ہوئے پروں کے پھیلانے اور سمیٹ لینے کا۔ فرمایا یہ تو ظاہر ہے معاند کفار کے لئے عذاب بصورت جنگ کی پیشگوئی فرمائی۔ اور بتایا کہ ان کی لاشیں نوچنے کے لئے پرندے ہیں۔ جو حکمت کے ماتحت خدا نے روکے ہوئے ہیں۔ اور وہ حالات کا خوب معاینہ کرنے والا ہے جب وقت آئے گا۔ یہ سب نظارہ دیکھ لیں گے۔ ان دنوں ان طیاروں کا کچھ وجود نہ تھا اس لئے صراحت نہ ہوئی۔ نہ ادھر خیال گیا۔ مگر اب تو شکاری طیاروں جھپٹانی اور جھپٹ مار اور بمبار طیاروں کا ذکر ہم روز اخبار میں پڑھتے ہیں اور جو آسمان میں پانچ پانچ چھ چھ میل بلندی پر ان کی باہمی آویزش اور جنگ اور پھر کئی ٹن بھاری بم پھینکنے سے قتل و غارت کی جاتی ہے۔ اور مرکز اسلام خانہ کعبہ کی حفاظت کے لئے سورہ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل میں پیشگوئی موجود ہے۔ کہ وارسلنا علیھم طیراً ابابیل ترمیھم بحجارۃ من سجیل فجعلھم کعصف ماکول۔ اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دوبارہ نزول نے بتا دیا۔ کہ پیشگوئی پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ اٹلی جو ممالک اسلامیہ پر دانت رکھتا ہے۔ اس کے لئے اس میں انتباہ ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ہر مغرب کی نماز میں یہی سورۃ التزام سے پڑھنا بھی کچھ معنی رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس مخبر فتن و ملاحم میں اسلام و احمدیت کے فروغ کے لئے خوش آئند نتائج نکالے اور ہمارے قصوروں کو معاف فرماتے ہوئے ہم سے وہ معاملہ کرے جو انبیاء علیہم السلام کی پاک جماعتوں سے ہمیشہ ہوتا آیا ہے۔

یہ سوال کہ آیت ءامنتم من فی السماء ان یرسل علیکم حاصباً فستعلمون کیف نذیر میں جو نذیر کے اتمام حجت کے بعد آسمان سے کنکر پتھر کے گرانے کا ذکر ہے۔ اور طیراً ابابیل کے ذریعہ حجارۃ من سجیل یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ سو واضح ہو کہ ایسا پہلی اقوام پر بھی بعض صورتوں میں ہوا۔ آتش فشاں پہاڑ پھٹے۔ اور لاوا آسمان کی طرف بلند ہو کر گرا۔ اور اچھے خاصے رستے بستے شہر تباہ و ہلاک ہو گئے۔ طائر تو اڑنے والی شے کا نام ہے۔ اسکے ذریعہ کنکر پتھر گرنا تو اب چشم دید بات ہو گئی۔ حال ہی میں ایک خبر چھپی ہے کہ سینٹ پال کے گرجا کی مشرقی ڈول چھت پر بم پھٹنے سے اوپر کے حصے میں سوراخ پڑ گئے۔ جس کے نتیجے کے طور پر نیچے کی چھت پھٹ گئی۔ اور پرے چھت کی ڈاٹ کی دیواریں بھی گر گئیں۔ اور ان کا ملبہ ۹ فٹ اونچی صلیب پر گرا جس سے وہ بھی چکنا چور ہو گئی۔ باجہ وغیرہ بجانے والوں کی نشستیں مسمار ہو گئیں۔ ٹوٹ کے اوپر کی تھاس کی تصویر پر پتھروں کے کنکر گرے۔ جس سے وہ بھی ٹوٹ گئی۔ ان کنکروں نے کھڑکیوں کے شیشوں کو بھی توڑ دیا۔ (ملاپ ۱۳؍ اکتوبر)

اسلامی جنگوں میں عبادت گاہوں اور گرجاؤں، کلیساؤں، صومعوں پر حملہ کرنے کی خصوصیت سے ممانعت ہے۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق نہایت واضح ہدایات فرمائی ہیں۔

جس پر اب تک سلطنت عمل کرتی رہی۔ لیکن یہ جرمن کے نازی تو ہٹلر کو اپنا خدا اور اس کے حکم کو ہی الٰہی حکم سمجھتے ہیں۔ یہ اندھا دھند کارروائی کرتے ہیں۔ اور عبادت گاہوں، ہسپتالوں، مریضوں، بچوں، عورتوں کو نہیں دیکھتے۔ جس کا نتیجہ انکے حق میں اچھا نہیں نکلے گا۔ بلکہ جس ہتھیار سے یہ تباہی مچا رہے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ بالآخر اسی سے سب ظالم تباہ و برباد ہو کر کعصف ماکول بن جائیں گے۔

اور ان کا نام و نشان تک باقی نہ رہیگا۔ اہل عبرت کے لئے افسانے رہ جائیں گے جن کو سن کر آئندہ والی قومیں اگر چاہیں تو درس حقیقت و بصیرت سے کر اپنی عاقبت سنوار سکتی ہیں۔ جو قوم سچائی اور انصاف اور خدا تعالیٰ کا جلال پھیلانے اور ضمیر کی آزادی کے قیام کے لئے لڑ رہی ہے۔ وہ بالآخر فاتح و کامیاب ہوگی۔

اکمل عفا اللہ عنہ

خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وقف زندگی کے مطالبہ سے جو مفہوم ہے۔ وہ حضور ہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

"تم سے جس چیز کا مطالبہ کیا گیا۔ اور جو اکیلا حقیقی مطالبہ ہے۔ نہ صرف تمہیں اس مطالبہ کو پورا کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر وقت یہ مطالبہ تمہارے ذہن میں مستحضر رہنا چاہیئے کیونکہ اس وقت تک تم میں جرأت اور دلیری پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک تم اپنی جان کو ایک بے حقیقت چیز سمجھ کر دین کے لئے اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار نہ رہو"

پھر فرمایا۔ "جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ ادنےٰ نہیں بلکہ اعلےٰ ہے۔ بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے۔ جو قومیں اپنی جان بچانا چاہتی ہیں۔ وہی مرتی ہیں۔ اور جو اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر لئے پھرتی ہیں۔ وہی ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔ پس وہ نوجوان آگے آئیں جو دین کے کام میں مرنا چاہیں"

پس وہی نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو اس بات پر آمادہ ہوں۔ کہ کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں گے۔ محنت اور اخلاص سے کام کریں گے۔ اور کام کرنے کی قابلیت پیدا کریں گے۔ کیونکہ ان اوصاف کے ساتھ ہی یہ واقف مفید ہو سکتے ہیں۔ قابلیت اور اطاعت کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

پھر فرمایا۔ وقف کے یہ معنی نہیں۔ کہ خواہ کام کے لئے موزوں ہوں یا نہ ہوں ہم ان کو علیحدہ نہیں کریں گے۔ یا سزا نہیں دیں گے۔ صرف وہی اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو سزا کو برداشت کرنے کے لئے تیار رہوں۔ یہ ثواب کا ایک نہایت اہم موقعہ ہے

انچارج تحریک جدید

جنگ میں ہندوستان کی مالی امداد

ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے جنگی مقاصد کے فنڈ سے جتنا روپیہ برطانیہ عظمیٰ کو بھیجا گیا۔ اسمیں جتنی رقم طیاروں کی خرید کیلئے مخصوص کر دی تھی۔ اسمیں ۵ اکتوبر تک تقریباً ۵۱ لاکھ روپے جمع ہو گئے تھے۔ یہ رقم رائل ائرفورس کے لئے جنگی طیاروں کے پورے تین دستے خریدنے کے لئے بہت کافی ہے۔ ۵ اکتوبر کو جنگی مقاصد کے فنڈ کی میزان ۲ کروڑ ۱۵ ہزار روپے ہوئی۔ سینٹ ڈنسٹن کے سیکشن کی میزان ۳ لاکھ ۸۶ ہزار روپے ہوئی۔ ملاحوں کے لئے شاہ جارج کے فنڈ میں اب تک ۶ لاکھ پچاس ہزار روپے وصول ہو چکے ہیں۔ جو لوگ جنگ میں اندھے ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے ۳ لاکھ ۶۵ ہزار روپے اور برٹش ریڈ کراس سوسائٹی کے لئے ۱۷ ہزار ۴ سو روپے وصول ہو چکے ہیں۔ اور انڈین کمفرٹس فنڈ میں جو ان ہندوستانی سپاہیوں اور ملاحوں کو جو یورپ میں ہیں آرام پہنچانے اور گرم کپڑے مہیا کرنے کے لئے کھولا گیا ہے ایک لاکھ ۸ ہزار روپے وصول ہوئے۔ فرانسیسی پناہ گزینوں کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپے اور پولش ریلیف فنڈ میں ۵۰ ہزار روپے وصول ہوئے ہیں۔ وائسرائے کے جنگی مقاصد کے فنڈ میں بکثرت عطیات آرہے ہیں۔ اس فنڈ میں اب تک ۲ کروڑ سے زیادہ روپیہ جمع ہو چکا ہے جس میں ہندوستان کے ہر طبقہ کے لوگوں نے اپنی مرضی سے عطیات پیش کئے ہیں۔ ایک شہری نے ۲۰ روپے عطیہ دیا۔ اور ریاستوں کے حکمرانوں نے ذاتی طور سے کئی کئی لاکھ لاکھ روپیہ بطور عطیہ پیش کئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

153

لنڈن میں تبلیغ اسلام

ہائڈ پارک میں تقریریں اور دلچسپ مباحثہ

ایام زیر رپورٹ میں متعدد مرتبہ میر عبد السلام صاحب اور خاکسار نے ہائڈ پارک میں تقریریں کیں۔ نیز دوسرے لیکچراروں پر سوالات کئے۔ ۳۱ جولائی کو میں ابطال الوہیت مسیحؑ کے موضوع پر بولا۔ سوال وجواب کے دوران میں مسیحؑ کی صلیبی موت کا بھی ذکر آیا۔ لیکچر کے بعد ایک پادری نے اس مسئلہ کے متعلق مجھ سے گفتگو کی۔ آخر قرار پایا۔ کہ ۷ اگست کو اس موضوع پر مباحثہ کیا جائے۔ چنانچہ وقت مقررہ پر جب میں نے بولنا شروع کیا۔ تو وہ پادری بھی آگیا۔ اس نے وقت مانگا۔ میں نے کہا اپنا پلیٹ فارم لے آؤ۔ چنانچہ وہ اپنا پلیٹ فارم لے آئے۔ آٹھ بجے سے دس بجے شام تک دو گھنٹہ مباحثہ ہوا۔ دس دس منٹ بولنے کی باری مقرر ہوئی۔ ایک شخص کو ٹائم کیپر مقرر کیا گیا۔ مباحثہ ہوتے دیکھ کر پبلک خوب اکٹھی ہوگئی۔ میں نے اپنی پہلی تقریر میں مسیح کے صلیب پر نہ مرنے کے ثبوت میں انجیل سے مسیح کی دعا پیش کی۔ کہ اے خدا ہر ایک طاقت تجھ کو ہے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے۔ چنانچہ عبرانیوں ۵ میں لکھا ہے۔ کہ وہ دعا اس کی سُنی گئی۔ نیز زبور سے اس دعا کی قبولیت کے لئے پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ یہ دعا قبول نہیں ہوئی تھی۔ تو مسیح مطابق یوحنا گنہگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے جواب میں عیسائی مناظر نے کہا۔ کہ مسیح کی دعا پوری نہیں پیش کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی یہ لکھا ہے کہ میری مرضی نہیں بلکہ جو تیری مرضی ہے وہی ہو۔ اور وہ اس لئے آیا تھا کہ صلیب پر مرکر لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ میں نے کہا اگر اس فقرہ کا یہ مطلب ہے کہ اگر تیری مرضی ہے کہ میں صلیب پر مارا جاؤں تو پھر مجھے مارا جانا چاہیئے۔ تو یہ دعا بے معنی ہوگی۔ کیونکہ اس دعا کا خلاصہ یہ ہوگا۔ کہ اے خدا ہر ایک طاقت تجھ کو ہے۔ تو یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے۔ پر اگر تو نہیں چاہتا تو نہ ٹال۔ کیا یہ بامعنی دعا کہلا سکتی ہے۔ خدا کی مرضی تو ہو کر ہی رہے گی۔ چاہے کوئی کہے یا نہ کہے۔ دعا صرف اتنی ہوگی کہ اے خدا تو موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے۔ اور اگر یہ درست ہے کہ وہ لوگوں کی خاطر مرنے کے لئے آئے تھے۔ تو پھر انہیں موت کے پیالہ سے بچنے کے لئے دعا کرنا درست نہ تھا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ پادری صاحبان مسیح کے اس قول کا کہ "اے خدا میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو" کا مطلب نہیں سمجھے۔ مسیحؑ کی دعا کے الفاظ جیسا کہ مرقس نے لکھا ہے یہ تھے "اے خدا ہر ایک چیز تیرے لئے ممکن ہے سو یہ پیالہ تو مجھ سے ٹال دے۔ لیکن اس لئے نہیں کہ جو میں چاہتا ہوں وہ ہو۔ بلکہ اس لئے کہ تا تیری مرضی پوری ہو" اس کا مطلب یہ تھا کہ میں جو موت سے بچنے کے لئے دعا کرتا ہوں۔ تو وہ اس لئے نہیں کہ میں تیرے راستے اپنی جان دینے سے ڈرتا ہوں۔ میں تو حاضر ہوں۔ لیکن چونکہ میں تیرا رسول ہوں۔ اور تو میری صداقت کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے، اس لئے اگر میں جیسا کہ میرا دشمن چاہتا ہے مارا گیا۔ تو ان کے نزدیک میں جھوٹا ثابت ہوں گا۔ اس لئے میری یہ درخواست کہ مجھ سے موت کا پیالہ ٹال دیا جائے۔ صرف تیری مرضی اور ارادہ پورا کرنے کے لئے ہے نہ موت کے ڈر سے اور اگر یہ معنے نہ لئے جائیں۔ تو وہ دعا ہی بے معنی ہو جاتی ہے۔

اس کا جواب وہ آخر تک نہ دے سکا۔

اسی طرح دیگر دلائل پر بحث ہوئی۔ دوران بحث میں اس نے بعض سخت الفاظ بھی استعمال کئے اور کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ اگر یہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سکھایا اور قرآن میں لکھا ہے تو یہ جھوٹ سکھایا۔ نیز لوگوں کو اکسانے کے لئے کہا۔ یہ عیسائیت کو تباہ و برباد کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ان کی جرأت تو دیکھو کہ عیسائیت کے سنٹر میں یہاں لنڈن کے ایک پارک میں عیسائیت کے عقائد کی اسطرح تردید کی جاتی ہے۔ اگر مسیح صلیب پہ نہیں مرے تو وہ کفارہ بھی نہیں ہوئے اس سے تو عیسائیت باطل ہو جاتی ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر جھوٹ کیا ہو سکتا ہے۔ یہ اس جگہ جہاں سے کہ دنیا میں مشنری بھیجے جاتے ہیں عیسائیت کی تردید کرتے ہیں۔ اور اسلام پھیلانا چاہتے ہیں اس کے سخت الفاظ پر بعض حاضرین نے شیم شیم کے آوازے کسے۔ میں نے کہا میں اسلام کی تعلیم کے مطابق گالیوں کا جواب گالی سے نہیں دوں گا۔ اور نہ ہی میں اس پر دوسرے انگریزوں کو قیاس کر سکتا ہوں۔ کیونکہ میں نے بہت سے چھوٹے اور بڑوں سے گفتگوئیں کی ہیں لیکن میں نے انہیں نہایت متین اور شریف پایا۔ معلوم ہوتا ہے اس نے ایسے ماحول میں پرورش پائی ہے جس قسم کے اخلاق کا اس نے مظاہرہ کیا ہے۔ میں نے اپنی آخری تقریر میں کہا۔ کہ اسلام سے پہلے یہود نے اسی عقیدہ کی بناء پر کہ مسیح مصلوب ہو گئے انہیں لعنتی اور مفتری قرار دیا اور عیسائیوں نے بھی جیسا کہ پولوس نے کہا۔ انہیں ملعون تسلیم کیا۔ چنانچہ مناظر نے بھی اقرار کیا ہے کہ وہ انکی خاطر ملعون ہوا۔ لیکن انہوں نے ملعون کے معنوں پر غور نہیں کیا۔ ایک انسان ملعون اسی وقت کہلاتا ہے جب اسکا خدا سے تعلق بالکل منقطع ہو جائے اور وہ اپنے اقوال و اعمال میں شیطان کی مانند ہو جائے۔ اسی لئے شیطان کا نام ملعون ہے اور ایک ملعون شخص دوسرے کو لعنت سے کیونکر بچا سکتا ہے۔ کیا اندھا اندھے کی رہنمائی کر سکتا ہے؟ پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان تھا۔ کہ آپ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مسیح علیہ السلام کو اس لعنت کے داغ سے بری قرار دیا اور فرمایا کہ وہ صلیب پر نہیں۔ بلکہ طبعی موت سے مرے اور ہماری تحقیقات کی رو سے صلیب سے بچکر کشمیر میں آئے۔ اور وہیں وفات پائی۔ چنانچہ ان کی قبر محلہ خانیار سرینگر کشمیر میں موجود ہے اس نے اپنی تقریر میں چونکہ یہ بھی کہا تھا کہ اناجیل میں لکھا ہے۔ مسیح نے اپنی جان دیدی اس کا میں نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اناجیل میں ایسے اختلافات موجود ہیں۔ جن کے درمیان مطابقت نہیں دی جا سکتی۔ اور یقینی طور پر بعض بیانات غلط ہیں۔ اس کے لئے میں اپنے مدمقابل کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ آئندہ ۱۴ اگست کو اختلافات اناجیل پر مجھ سے مباحثہ کرے۔ لیکن اس چیلنج کا اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ پبلک پر اچھا اثر ہوا کئی حاضرین نے مجھ سے کہا کہ آپ کے دلائل زبردست تھے۔ اور اس کی سخت کلامی کی مذمت کی۔

۱۴ اگست کو میں نے انجیل سے اختلافات پیش کئے۔ جن پر بعض نے سوالات کئے۔ جن کے میں نے جوابات دیئے۔ ایک اختلاف میں نے یہ پیش کیا تھا۔ کہ مسیح نے جب اپنے بارہ شاگردوں کو تبلیغ کے لئے بھیجنا چاہا تو بعض ہدایات دیں۔ متی کہتا ہے کہ اس نے یہ ہدایت بھی دی۔ کہ وہ اپنے ساتھ سونٹا نہ لیں۔ لیکن مرقس کہتا ہے کہ اس نے یہ ہدایت دی تھی کہ وہ سوائے سونٹے کے اور کچھ نہ لیں۔ یہ ایک صریح تناقض ہے۔ جو کسی طرح نہیں اٹھ سکتا۔ ہر ایک عقلمند یہی کہیگا۔ کہ دونوں میں سے ایک نے ضرور غلط بیانی کی ہے۔ کیونکہ دونوں ایک ہی واقعہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ایک عورت نے کہا مثلاً جرمن کہتے ہیں کہ آج ہم نے برٹش کے سو ہوائی جہاز گرائے۔ لیکن انگریز کہتے ہیں صرف پچیس گرائے۔ اس اختلاف سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا۔ کہ کوئی واقعہ ہی نہیں ہوا۔ میں نے کہا میں واقعہ کا تو انکار نہیں کرتا۔ میں تو صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ متی اور مرقس میں سے انگریز کون ہے اور جرمن کون؟ کس نے خلاف واقعہ بیان ہے۔ میرے علم کے مطابق اس طرز کا مباحثہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان پہلا مباحثہ ہے۔

لیکچرز

ورلڈ کانگرس آف فیتھس کے سالانہ اجلاس بیڈفورڈ کالج لنڈن یونیورسٹی کے ہال میں ہوئے۔ اس کی ایک ڈیووشنل میٹنگ میں میں نے بھی مضمون پڑھا جس میں دعا کے علاوہ سورہ فرقان کے آخری رکوع کی مختصر تفسیر بیان کی۔ نیز قرآن مجید کے تین اصول بیان کئے جن پر تمام اہل ادیان متفق ہوکر لامذہبیت کے مقابلہ کیلئے متفقہ محاذ قائم کر سکتے ہیں۔ سر فرینسس ینگ ہسبنڈ چیئرمین ورلڈ کانگرس آف فیتھس نے ایک چٹھی کے ذریعہ ممبران کونسل کی طرف سے اس مضمون پر شکریہ ادا کیا۔

دارالتبلیغ میں بھی لیکچروں کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔ ایام زیر رپورٹ میں شیخ عبد الرحیم صاحب نے اسلام اور کارمس پر اور سید عبد السلام صاحب نے ضرورت مذہب پر اور سید ممتاز احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر لیکچر دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک میٹنگ میں مسٹر عبد اللہ یوسف علی صاحب سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کو صدر بنایا گیا۔ مضمون میرا تھا جس کا موضوع "مسیح علیہ السلام قرآن اور انجیل میں" تھا۔ اجلاس کے وقت سے دو گھنٹہ پہلے ایک گھنٹہ تک ایئر ریڈ وارننگ ہو چکی تھی۔ اور خیال تھا کہ شاید لوگ نہ آئیں۔ لیکن پھر بھی پچاس کے قریب حاضری ہو گئی۔ اور پھر میٹنگ شروع ہوئی جو باغ میں کی گئی تھی۔ پندرہ منٹ گذرے تھے۔ کہ پھر ایر ریڈ وارننگ ہو گئی۔ تمام حاضرین مسجد کے اندر چلے گئے۔ اور میٹنگ کی بقیہ کارروائی وہیں ختم کی گئی۔ صدر نے سوالات کی اجازت دی لیکن کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ صدر نے اپنے صدارتی ریمارکس میں کہا۔ کہ کسی کا سوال نہ کرنا باعث حیرانی نہیں کیونکہ مضمون اپنے رنگ میں مکمل تھا اور اسی میں سوالات کے بھی جوابات دیئے گئے ہیں۔ پھر انہوں نے چند منٹ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح علیہ السلام کے مقابلہ کے موضوع پر تقریر کی۔ سکرٹری کے فرائض سید ممتاز احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔

دیگر ملاقاتیں اور ایک نیا احمدی

ایام زیر رپورٹ میں پرائیویٹ ملاقاتوں میں مذہبی گفتگو ہوئی۔ مسٹر اکبری اور مسٹر اور مسز اقبال۔ مس ڈکنسن کی خالہ سے اسی طرح ڈاکٹر سٹیفنع کے مکان پر بعض اشخاص سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور گفتگو کی۔ ایک جمعہ کی نماز میں چالیس کے قریب مراکش عرب شامل ہوئے۔ ان کی خاطر عربی میں خطبہ پڑھا۔ انہیں مسٹر بلال نٹل۔ مسٹر خالد ڈکنس اور مسٹر عثمان سٹن نومسلموں سے ملایا گیا۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ برادرم عثمان قریشی کتب کے مطالعہ اور گفتگوؤں کے بعد سلسلہ میں داخل ہوئے۔ انڈیا ہوس میں ملازم ہیں۔ ان کے والد ہندوستانی اور والدہ انگلش ہیں۔ ان کی ایک شادی شدہ ہمشیرہ اور ایک شادی شدہ بھائی اور ان کے علاوہ تین اور بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ انہیں بھی احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

لنڈن اور اس کے نواح پر ہوائی حملے

۱۵ اگست سے لنڈن اور اس کے نواحی علاقہ پر ہوائی حملے شروع ہیں۔ سب سے پہلا حملہ ۱۵ اگست کو ہوا۔ اس روز میں لنڈن سے باہر چوہدری غلام قادر خان صاحب کی دعوت پر ان کے ہاں ٹیہ پر رکھا گیا تھا۔ چھ بجے شام کو ہم نے وہاں سے ۱۳، ۱۴ جرمن ہوائی جہاز اڑتے دیکھے۔ جو نقرئی رنگ کے تھے اور دھوپ میں بمشکل دکھائی دیتے تھے انہوں نے کرائڈن پر بم پھینکے۔ جس سے نفوس و عمارات کا نقصان ہوا۔ جب دشمن کے ہوائی جہاز آتے ہیں تو سائرن بج جاتے ہیں۔ اور لوگ اپنے اپنے شیلٹروں میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ دن رات میں کئی کئی دفعہ دشمن کے ہوائی جہاز آتے ہیں۔ اور ہوائی حملہ کی وارننگ ہونے پر لوگوں کو کام چھوڑ کر شیلٹروں میں جانا پڑتا ہے۔ چند دنوں کے حملوں کا ذکر اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

۲۴ اگست ساڑھے آٹھ بجے صبح ایر ریڈ وارننگ ہوئی۔ اور چالیس منٹ کے بعد آل کلیئر ہوا یعنی اب دشمن کا کوئی ہوائی جہاز باقی نہیں رہا پھر پونے چار بجے وارننگ ہوئی۔ جو ایک گھنٹہ تک رہی۔ پھر رات کو بارہ بجے ہوئی جو ڈیڑھ گھنٹہ تک رہی۔ اور تھوڑی سی دیر کے لئے ساڑھے تین بجے بھی ہوئی۔ پچیس اگست کو ساڑھے دس بجے شام کو وارننگ ہوئی۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد آل کلیئر ہوا پھر ساڑھے بارہ بجے رات کو ہوئی جو آدھ گھنٹہ تک رہی۔ ۲۶ اگست کو چار بجے وارننگ ہوئی جو آدھ گھنٹہ تک رہی۔ پھر رات کو ساڑھے نو بجے وارننگ ہوئی۔ جو تقریباً چار بجے صبح تک رہی اور چھ گھنٹہ سے زائد لوگوں کو شیلٹروں میں بیٹھنا پڑا۔ ۲۷ اگست کو ساڑھے نو بجے شام کو وارننگ ہوئی۔ اور ایک بجے کے قریب آل کلیئر ہوا۔ لیکن پھر آدھ گھنٹہ کے بعد وارننگ ہوئی۔ جو دو اڑھائی گھنٹے تک رہی۔ اور ۲۸ اگست کو ۹ بجے شام کو وارننگ ہوئی۔ سات گھنٹے کے بعد تقریباً چار بجے صبح آل کلیئر ہوا۔ ۳۰ اگست کو پہلے ۱۲ بجے ایر ریڈ وارننگ ہوئی جو ایک گھنٹہ رہی۔ پھر ساڑھے تین بجے سے پونے چار بجے تک پھر پونے پانچ سے چھ بجے تک رہی۔ پھر نو بجے شام کو وارننگ ہوئی۔ اور ساڑھے تین بجے صبح ساڑھے چھ گھنٹہ کے بعد آل کلیئر ہوا۔ اسی طرح دن رات کئی دفعہ ہوائی حملے ہوتے ہیں۔ اور اس وجہ سے لیکچروں کے سلسلہ کو بند کرنا پڑا ہے۔

درخواست دعا

میری یہ رپورٹ ماہ رمضان المبارک کے وسط میں ہندوستان پہنچے گی۔ اس مبارک مہینہ میں ہر سال احباب سے خاص طور پر دعا کے لئے درخواست کیا کرتا ہوں۔ اس سال بھی جب کہ لنڈن بھی میدان جنگ بنا ہوا ہے۔ دعا کے لئے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام ممبران جماعت کو خاص طور پر اپنی حفاظت میں رکھے۔ چونکہ حیفا فلسطین اور نیروبی ایسٹ افریقہ میں بھی ہوائی حملے ہو چکے ہیں۔ مصر اور شام کی حالت بھی جنگ کی سی ہے۔ اس لئے شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ ایسٹ افریقہ اور مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین اور مولوی محمد دین صاحب مبلغ مصر اور وہاں کی جماعتوں اور جماعت دمشق کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تمام کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ نیز خاکسار کی دینی و دنیوی روحانی و جسمانی ترقیات کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اور نیز اس لئے کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیوں اور کوتاہیوں اور گناہوں کو معاف فرمائے۔ اور وہ دن جلد لا دے جب کہ اس ملک کے لوگ بھی خدا تعالیٰ کے مرسل کی آواز پر لبیک کہہ کر خدائے واحد کی پرستش کریں۔ آمین

خاکسار۔ جلال الدین شمس

از لنڈن۔

عید فنڈ کے متعلق احمدی جماعتوں کا فرض

عید فنڈ ایک نہایت ضروری چندہ ہے جس کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہوئی شروع میں اس کی شرح ایک روپیہ فی کس (ہر کمانے والے) کے حساب سے مقرر تھی۔ عرصہ تک احباب اس شرح سے چندہ ادا کرتے رہے ہیں۔ لیکن پھر دیگر طوعی تحریکات کے باعث اس چندہ کی اہمیت ویسی خیال نہیں کی گئی۔ جو پہلے تھی۔ حالانکہ ضروریات سلسلہ پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ گئی ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کے جاری کئے ہوئے فنڈوں میں کسی قسم کی کمزوری نہیں ہونے دینی چاہیئے۔ اس لئے احباب و عہدہ داران مقامی کا فرض ہے۔ کہ وہ عید فنڈ کے چندہ کی فراہمی اس سرگرمی سے کریں۔ جس طرح ابتداء میں کی جاتی تھی۔ عید سے ہفتہ عشرہ قبل لوگوں کے گھروں پر جا کر ایک روپیہ فی کمانے والے کے حساب سے چندہ فراہم کیا جائے۔ سوائے ایسے شخص کے جو اس شرح سے بالکل ادا نہ کر سکتا ہو۔

چونکہ اس چندہ کی ابتداء مرکزی اغراض و مقاصد کے لئے ہے۔ اس لئے اس چندہ کا روپیہ کسی اور مصرف میں خرچ کر لینا جائز نہیں۔ بلکہ پورے کا پورا مرکز میں بھجوانا چاہیئے۔ جو احباب کسی جماعت میں شامل نہیں۔ وہ اپنا چندہ براہ راست مرکز میں ارسال کریں۔

ناظر بیت المال۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

نمبر ۵۵۰۲ منکہ حکم الدین ولد چوہدری میردود قوم چیمہ پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال ۱۹۰۱ء ساکن چک ۴۶ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ 12/39 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت میری حسب ذیل جائداد غیر منقولہ ہے۔ ۱۰ بیگھ زمین مشترکہ واقع موضع ستا پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہے اس کی تخمیناً قیمت اسوقت ۵۰۰/۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کا میں مالک ہوں۔ اس کے علاوہ اس موضع میں ایک حصہ برادری میں ۲۰ بیگھ زمین کا ہے اس کی اندازاً قیمت ۱۰۰۰/۰ روپے ہے اس کے میں ۱/۱۰ حصہ کا مالک ہوں۔ کل قیمت میرے حصہ کی ۲۰۰/۰ روپے ہے۔ علاوہ ازیں ایک تیسرا حصہ بھی برادری میں موجود ہے جو اس گاؤں میں واقع ہے۔ جو ۵۰۰/۰ بیگھ ہے اس کے ۱/۵ حصہ کا میں مالک ہوں اس کی قیمت ۲۵۰/۰ روپے ہے۔ اسطرح کل میرا حصہ ۲۵۰/۰ روپے ہوا۔ اس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ چونکہ ضلع سرگودھا کا زمیندار ہوں۔ وہاں گورنمنٹ کی طرف سے مجھے گھوڑی پال ۲ مربعے چھ گھماؤں زمین ملی ہوئی ہے۔ جو میری ملکیت نہیں ہے اور نہ ہی گورنمنٹ کیطرف سے اس کی تقسیم ہونے کا کوئی قانون ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ ہر سال اس کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اسی طرح جو میرا مکان وہاں ہے وہ بھی زمین کے ساتھ ہی منتقل ہو جائے گا۔ لہذا میں اس کا مالک نہیں ہوں۔ میں یہ بھی صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میں کچھ روپیہ دیکر خزانہ صدر انجمن احمدیہ سے رسید حاصل کرلوں تو وہ رقم میری جائیداد کی رقم سے منہا کردی جائیگی۔ العبد حکم الدین بقلم خود گواہ شد شاہ اللہ خان نمبردار گواہ شد عبدالرحمٰن بی۔اے آف پرسیاں

نمبر ۵۶۷۰ منکہ رسول بی بی بیوہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قوم قاضی عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن جلالپور حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ 5/1319 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ گھر کا سامان خود پیدا کردہ اندازاً یکصد روپیہ کا ہے۔ مہر مبلغ یکصد روپیہ تھا جو بذمہ خاوند تھا جو مرحوم کی جائداد سے وصول ہوگا۔ اس کے علاوہ سلسلہ کی طرف سے مبلغ چار روپیہ بطور الاؤنس کے ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے بعد اگر کسی قسم کی کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد رسول بی بی گواہ شد نذر حسین لفٹینٹ قادیان گواہ شد سردار کریم داد پنشنر

نمبر ۵۶۷۱ منکہ حمیدہ خانم زوجہ بابو ناظر حسین صاحب قوم ... عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ 5/14 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اسوقت مندرجہ ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۶۰۰/۰ روپے زیور تقریباً ۴۰۰/۰ روپے ہے۔ کل ایک ہزار روپیہ جس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو تو اس کے ۱/۸ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد حمیدہ خانم بقلم خود گواہ شد ناظر حسین خاوند موصیہ گڈز کلرک کوئٹہ گواہ شد عبدالمجید عاجز سکرٹری وصایا کوئٹہ۔

نمبر ۵۶۷۲ محمد علی خان ولد ڈاکٹر حاجی خان صاحب قوم یوسف زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ماہ شہادت ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں اسوقت مجھے ۵/۰ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا تازیست ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر صدر انجمن احمدیہ کا حق ہوگا۔ اور اس ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد محمد علی خان گواہ شد مرزا عبد اللطیف احمدیہ بازار قادیان گواہ شد نصیر احمد شاہ بی۔اے آنرز قادیان

نمبر ۹۲۵ منکہ امۃ الرحیم زوجہ چوہدری چراغدین صاحب کمپالہ یوگنڈا قوم راجپوت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10/27 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت سوائے زیورات کے اور کوئی نہیں۔ زیورات کی کل قیمت ستو (۱۰۰) روپیہ یعنی ۱۵۰/۰ شلنگ ہے اور میرا حق مہر جو خاوند کے ذمہ ہے ۵۰۰/۰ یعنی ۷۵۰/۰ شلنگ ہے میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۹ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں حصہ وصیت کردہ کی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ کی رقم سے منہا کرلی جائیگی نیز میں یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ برحق خلیفہ ہیں آپکی اطاعت و فرمانبرداری کو ضروری یقین کرتی ہوں اور ان کی ہدایات پر عمل کرنا موجب نجات گردانتی ہوں فقط والسلام خاکسارہ بقلم خود امۃ الرحیم گواہ شد چوہدری چراغ الدین احمدی ٹیلیگراف آفس کمپالہ 1/32 ۲۱ - گواہ شد شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

نمبر ۵۶۷۴ منکہ طیبہ صدیقہ زوجہ خان مسعود احمد خان صاحب قوم سید عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ماہ وفا ۱۳۱۹ھ ش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) زیور طلائی جڑاؤ قیمتی ۱۶۰۰/۰ روپیہ (۲) مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ پندرہ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کیطرف سے دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں اور اس کے علاوہ میری کوئی اور ذاتی آمد نہیں ہے۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمد میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر میری جائداد میں کوئی اضافہ ہوگا تو اس کے بھی ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اسطرح اگر میری ماہوار آمد میں کوئی اضافہ ہوگا تو میں اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہونگی الامۃ طیبہ صدیقہ بقلم خود گواہ شد مسعود احمد خان خاوند موصیہ گواہ شد محمد علی خان رئیس مالیرکوٹلہ

نمبر ۵۶۷۵ منکہ بی بی مریم خاتون بیوہ مولوی مظہر حسین صاحب قوم شیخ عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن رام ڈاکخانہ بھاگلپور سٹی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5/14 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں تفصیل جائیداد ایک مکان پختہ رقبہ ۵ کٹھہ موجودہ قیمت ۴۰۰۰/۰ روپیہ قریباً زیور طلائی دس تولہ ۳۵۰/۰ روپے ماہوار وظیفہ للعہ ۲۰ روپے۔ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اسوقت میری جائیداد ایک پختہ مکان جسکی قیمت ۴۰۰۰/۰ روپیہ اور زیور طلائی دس تولہ قیمتی ۳۵۰/۰ روپیہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں یا کسی دوسرے ذریعہ سے اس کا حق مجھ کو ملے تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ میرے وارثان اس وصیت کے پابند ہوں گے۔ اس علاوہ مجھے گورنمنٹ سے مبلغ للعہ روپیہ ماہوار وظیفہ ملتے ہیں اسی آمد پر میرا گزارہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اور وصیت کی رقم ماہ بماہ تازیست ادا کرتی رہونگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو اس روپیہ کو اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ العبدہ بی بی مریم خاتون گواہ شد قاضی کلیم الدین گواہ شد ابوالحسن سکرٹری انجمن احمدیہ بھاگلپور سٹی۔

نمبر ۵۶۸۶ منکہ امۃ الہادی زوجہ ڈاکٹر بشیر محمود قوم ککے زئی کشمیری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن پونچھ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ماہ ظہور ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) طلائی کڑے قیمتی ۲۹۰/۰ روپے اندازاً (۳) طلائی کانٹے قیمتی ۲۰/۰ روپے اندازاً (۴) طلائی نفیاں قیمتی ۵۰/۰ کل زیور مالیتی ۳۶۰/۰ روپے میں اپنے مہر مبلغ ایک ہزار اور زیور مالیتی ۳۶۰/۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ میری وفات پر اگر میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ میری ماہوار آمدنی کوئی نہیں۔ العبدہ امۃ الہادی گواہ شد ڈاکٹر بشیر محمود سکرٹری انجمن احمدیہ پونچھ گواہ شد عبدالکریم خان یوسف زئی تار ماسٹر پونچھ۔

نمبر ۵۶۸۷ عبدالکریم خان ولد منشی نواب علی خان مرحوم قوم یوسف زئی پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۳۴ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۲۳ء ساکن شہر پونچھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ماہ ظہور ۱۳۱۹ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک ہاتی مکان پختہ و خام واقعہ شہر خاص پونچھ متصل پیل خانہ متصل مکان پنڈت روپ چند صاحب سنسکرت ماسٹر ہائی سکول پونچھ قیمتی ۲۵۰۰/۰ - (۲) ساگدار بالمقابل مکان مذکورہ بالا ۳/۴ مرلہ سفید زمین متصل کی پیل خانہ قیمتی ۲۵/۰ (۳) نصف حصہ زمین مشترکہ بابو عبدالرحمٰن صاحب بہنوئی خود خسرہ 964/37 واقعہ پونچھ ۵ کنال ۱۸۰/۰ روپے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ ۲۷۱/۰ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں (۴) آمد ماہوار یکصد روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبدالکریم خان گواہ شد ڈاکٹر بشیر محمود گواہ شد دانشمند بکر ... پونچھ

منافعہ پر روپیہ لگانے کا محفوظ طریق

صدر انجمن احمدیہ کو ان دنوں بعض اہم ضروریات کے پیش نظر جائداد کی کفالت پر روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس غرض کے لئے روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ وہ اطلاع دیں۔ یہ روپیہ انشاء اللہ تعالےٰ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ ہر ایک ہزار روپیہ کے عوض ایسی جائداد رہن کی جائے گی۔ جس کا ماہوار کرایہ کم از کم مبلغ پانچ روپے ہوگا۔ اور صیغہ ہذا خود بھی ایسی جائداد کرایہ پر لے کر کرایہ ادا کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ اصل زر رہن بھی مقررکردہ وقت سے پہلے اطلاع دینے پر واپس کیا جاسکے گا۔ الغرض روپیہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور ایک خاصی رقم کرایہ بھی بنتی رہے گی۔

بنکوں میں روپیہ رکھنے سے یہ طریق مفید بھی ہے۔ اور محفوظ بھی اور موجب ثواب بھی پس جو دوست اس کام پر روپیہ لگاکر فائدہ اور ثواب دونوں چیزیں حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں وہ جلد مطلع فرمائیں۔ کہ وہ کس قدر رقم دینے کے لئے تیار ہیں۔

(ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ چونکہ جرمنی اور اٹلی کو دوسری جگہوں میں منہ کی کھانی پڑی ہے۔ اس لئے ان کی شرارتوں کا رخ بلقانی ملکوں کی طرف ہو رہا ہے رومانیہ کی تازہ خبر یہ ہے۔ کہ تیل کے علاقہ میں ایک جگہ آگ لگ گئی جس سے تیل کے تین کوئیں برباد ہو گئے۔ نازی اگرچہ آگ بجھانے کے لئے آئے۔ لیکن رومانوی ان کے آنے سے پہلے آگ بجھا چکے تھے۔ رومانیہ میں ابھی سے ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک پر جرمنی کا قبضہ ہو چکا ہے۔ لوگوں کے راشن میں کمی کر دی گئی ہے۔ ہفتہ میں تین دن کسی کو گوشت نہ ملے گا۔ ایک اخبار کو اس الزام میں کہ اس نے لوگوں کو بدامنی پیدا کرنے پر ابھارا۔ بند کر دیا گیا ہے۔ نازی کھلم کھلا کہتے ہیں کہ بہت جلد دس ڈویژن رومانیہ پہنچ جائیں گے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ روم سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اٹلی اور جرمنی کا مشترکہ کمیشن رومانیہ اور ہنگری کے جھگڑے کا فیصلہ کرے گا۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ ترکی اخبارات اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ رومانیہ میں جرمن فوجوں کا گھس آنا روس کے لئے خطرہ کا موجب ہے۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ جرمنی کا رومانیہ پر قبضہ روس کی بغل میں چھری گھونپنے کے مترادف ہے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ کی ہوائی فوج کے جہازوں نے دشمن کے علاقہ پر اڑان کی۔ اور بہت سی کام کی باتیں معلوم کر کے سلامتی سے واپس آ گئے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ کل برطانیہ پر ہوائی حملوں کا زیادہ زور رہا۔ ہوا میں فائر کرنے والی توپوں اور برطانوی جہازوں نے خوب آؤ بھگت کی۔ شہر کے کئی علاقوں میں آگ لگ گئی۔ جو بجھا دی گئی۔

لنڈن ۱۵ اگست۔ آج سے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برطانیہ میں ہتھیار روس کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ تاکہ جو لوگ خوشی سے ہتھیاروں کے لئے چندہ دینا چاہیں وہ دیں۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ نے برطانیہ کے لئے پہلے سے زیادہ تیزی کے ساتھ جہاز تیار کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو جہازوں کے ڈیزائن مقرر کرنے اور ان کے بنانے میں آسانیاں پیدا کرنے پر غور کریگی۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ چینیوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ دریائے ینگسی کے کنارے جاپانی ہوائی جہازوں کے ایک اڈے پر گولہ باری کی گئی۔ کل جہاز ۲۹ تھے جن میں سے ۱۴ کو تباہ کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ یونان کے اطالوی باشندوں کو حکومت نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ فوراً ملک سے باہر چلے جائیں۔ البانیہ کی سرحد پر اٹلی کا بہت بڑا لشکر جمع ہو رہا ہے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ مارشل پیٹان نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ فرانس ہمسایہ ملکوں سے دوستانہ تعلقات رکھے گا۔ آپ نے اس بات پر اظہار افسوس کیا۔ کہ ابھی تک جرمنی نے پیرس کو دارالسلطنت بنانے کی اجازت نہیں دی۔

نیویارک ۱۴ اکتوبر۔ جرمنی کی خفیہ پولیس سے بچ کر کئی آزاد خیال جرمن مصنف اور ان کے خاندان یونان کے ایک جہاز پر یہاں پہنچے۔

سرگودہا ۱۴ اکتوبر۔ سر سندر سنگھ مجیٹھیہ وزیر زراعت پنجاب نے مقامی زمینداروں کے ایک مجمع میں اعلان کیا۔ کہ عطیہ کی زمین کے مالک زمینداروں پر ایک گھوڑی پالنے کی پابندی اور فوج کو نو عمر گھوڑیوں کی خرید کا حق دیہ

وہ تکلیف دہ شرائط یکم جنوری ۱۹۴۱ء سے منسوخ کر دی جائیں گی۔ نیز کہا۔ اسی تاریخ سے بڑے لڑکے کو تمام وراثت ملنے کا طریقہ بھی منسوخ ہو جائے گا۔ اور آئندہ ان عطیات کی وراثت اسی طریق پر تقسیم ہوگی۔ جو پنجاب کی نوآبادیوں میں دوسرے عطیات کے متعلق مقرر ہے۔ یکم جنوری ۱۹۴۳ء سے پہلے زمین کی قیمت یکمشت یا دو قسطوں میں ۴۰ روپے فی ایکڑ دے کر حقوق مالکانہ خریدے جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد ۷۰ روپے فی ایکڑ اور ۱۹۴۵ء کے بعد ۱۰۰ روپے فی ایکڑ ہوگی۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی بمبار جہازوں نے کل رات برلن پر پھر چھاپہ مارا اور بڑے زور شور سے گولے برسائے۔ جرمن بمبار توپوں نے جوابی حملے کئے مگر انگریزی جہازوں نے ان حملوں کی کوئی پرواہ نہ کی اور فوجی ٹھکانوں پر بم برساتے رہے امریکہ سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ برلن کے عین وسط میں انگریزی جہازوں نے بم برسائے اور جرمنوں کو بڑی دیر تک تہ خانوں میں چھپا رہنا پڑا۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ جرمن ہوائی جہازوں نے آج لنڈن پہنچنے کی بڑی کوشش کی مگر ہر بار انہیں منہ کی کھانی پڑی۔ اس دوران میں ۵ جرمن جہاز نیچے گرائے گئے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ ۱۶ اکتوبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں بہت کم انگریزی تجارتی جہازوں کا نقصان ہؤا۔ یعنی کل دس جہاز وزنی ۳۱ ہزار ٹن ڈوبے۔ ان میں سے سات جہاز برطانیہ کے تھے جن کا وزن ۲۵ ہزار ٹن سے بھی کم تھا۔

بخارسٹ ۱۵ اکتوبر۔ ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ اور روس کے نمائندوں سے کہا ہے کہ ترکی نے یونان سے جو وعدے کئے ہوئے ہیں انہیں وہ بہرحال پورا کرے گی اور اگر یونان پر حملہ ہؤا۔ یا اس کی موجودہ حالت میں تغیر کیا گیا تو ترکی سمجھے گا کہ یہ حملہ خود اس پر ہؤا ہے۔

لاہور ۱۵ اکتوبر۔ آج شام پنجاب اسمبلی کے ممبر اور یونینسٹ پارٹی کے رکن سید افضال علی حسنی انتقال کر گئے۔ جنازہ کل اٹھایا جائے گا۔

کراچی ۵ اکتوبر۔ سندھ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ اس افواہ میں کوئی صداقت نہیں کہ وزارت میں رد و بدل ہونے والا ہے۔

کلکتہ ۵ اکتوبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا ڈاکٹر ساورکر کی صدارت میں اگلے ہفتہ کلکتہ میں ایک جلسہ منعقد ہوگا۔

بمبئی ۵ اکتوبر۔ آج دس جاپانی مرد اور عورتیں بمبئی سے جاپان روانہ ہو گئے۔ جاپانی قونصل جنرل نے بتایا کہ وہ اپنی مرضی سے گئے ہیں۔ جاپانی گورنمنٹ نے ایسی کوئی ہدایت نہیں بھیجی کہ جاپانیوں کو ہندوستان سے چلے آنا چاہئیے۔

درختوں کی نیلامی

ہائی سکول کے احاطہ میں چند کٹے ہوئے اور چند ایستادہ شیشم کے درخت جو کہ اچھے قیمتی ہیں۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۰ء بروز جمعرات بوقت ۸ بجے صبح موقعہ پر نیلام کئے جائیں گے۔

خواہشمند اصحاب ٹھیک وقت پر مسجد نور کے پاس پہنچ جائیں۔

خاکسار۔ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah